Assignment

اسلامیات

① تاریخ: __/__/__

سوال: اجماع سے کیا مراد ہے؟ اس کی مختلف اقسام کی وضاحت کریں۔ نیز قرآن و سنت کی روشنی میں اس کی اہمیت واضح کریں۔

جواب

1) تعارف

فقہاء اور علماء کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے احکامات کو ہم چار اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں قرآن اور سنت وحی کے لحاظ سے ہیں اور اجماع اور قیاس بھی قرآن و سنت کے تابع ہیں۔ ہم اجماع کو بھی قرآن و سنت سے تلاش کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ
"اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو
اسی میں باہم نااتفاقی نہ کرو" (آل عمران)

اسی سے اجماع کا ذکر اور اس کا حکم رب تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ دین پر اتفاق و اتحاد کے ساتھ رہو جو مسئلہ بھی ہو وہ آپس میں صلاح و مشورہ سے کرو، اور آپس میں نااتفاقی پیدا نہ کرو۔

2) اجماع سے کیا مراد ہے؟

(i) اجماع کے لغوی معنی

جمع کر لغت کے اعتبار سے اجماع کے معنی جمع کرنے کے ہیں اور اکٹھا ہونا۔

امام اصفہانیؒ فرماتے ہیں کہ

"کہ جمع کے معنی ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ ملا دینا"

قرآن مجید میں سورہ القیامۃ میں ذکر ہے
"اور پھر چاند اور سورج کو ملا دیا جائے گا" (سورہ القیامۃ)

(ii) اصطلاحی مفہوم

اصطلاح میں اجماع سے مراد ہے
کہ علماء کرام کا کسی شرعی معاملات پر اکٹھا ہو جانا اجماع کہلاتا ہے۔

امام بزدوی فرماتے ہیں کہ
"تمام علماء کرام کا اکٹھا مل کر ایک فیصلہ جو شریعت کے مطابق ہو اسے اجماع کہتے ہیں"

اس طرح اسلام میں اجماع سے مراد کہ علماء اکرام کا شرعی معاملات پر اکٹھا ہونا اجماع کہلاتا ہے

امام غزالی فرماتے ہیں
"کہ مجتہدین اور علماء اکرام کا دینی معاملات کو صحیح معنوں میں استعمال کرنے پر اکٹھا ہونا اجماع کہلاتا ہے"

3) اجماع کی اقسام

فقہی اعتبار سے اجماع کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے جس میں اجماع قولی،

CamScanner

تاریخ: __/__/__

اجماع صریح اور اجماع سکوتی شامل ہیں۔

(i) اجماع صریح

اجماع صریح وہ اجماع ہے جس
میں مجتہدین کا دینی معاملات میں اکٹھے
ہونا پھر اس پر صراحت کرنا اجماع
صریح کہلاتا ہے

امام شافعی کے مطابق،

"کہ اہل علم اور علماء کا ایک جگہ پر
اکٹھا ہونا اور اس پر عمل کرنا اور اس کی صراحت
کرنا اجماع صریح کہلاتا ہے"

(ii) اجماع سکوتی

جب مجتہدین میں سے کچھ لوگ صراحت
کرتے ہیں وہاں کچھ لوگ خاموش رہتے ہیں اس
کا مطلب نہ تو وہ بیان کرتے ہیں اور نہ ہی
بولتے ہیں جسے اجماع سکوتی کہتے ہیں۔

(iii) اجماع اصولی:

اجماع اصولی وہ اجماع ہے
جس میں علماء مل کر فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اس
میں کچھ لوگ اختلاف کرتے ہیں لیکن وہ اصولی
طور پر تبدیل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ علماء
اور مجتہدین کا متفقہ فیصلہ ہوتا ہے جسے اجماع
اصولی کہتے ہیں۔

تاریخ: ___/___/___

صحابہ اکرام کے نزدیک اجماع کی اقسام

صحابہ اکرام کے نزدیک اجماع کی دو اقسام ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) اجماع سکوتی۔

اس اجماع میں صحابہ اکرام کے نزدیک کسی فیصلہ پر خاموشی اختیار کرنا اجماع سکوتی کہلاتا ہے۔

(ii) اجماع قولی

اس اجماع میں صحابہ اکرام کے نزدیک زبان کے ذریعے کسی بات پر اقرار کرنا اجماع قولی کہلاتا ہے۔

چار مشہور فقہیہ کے نزدیک اجماع

چار مشہور فقہیہ جن میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں۔ ان کے نزدیک کسی معاملات پر متفق ہونا جس کی دین میں کچھ سمجھ نہ آ رہی ہو اجماع کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر مسجدوں میں سپیکر کا استعمال ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا استعمال بھی ایک اجماع کے طور پر سامنے آیا اور علماء متفق ہوئے۔

(4) اجماع قرآن و سنت کے اعتبار سے

(الف) قرآن کے حوالے سے اجماع کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں

تاریخ: ___/___/___

سے شمار جگہ باہم آپس میں مل جل کر رہنے اور فیصلے
کرنے کا حکم دیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں ارشاد فرمایا ہے
کہ جس کا مفہوم یہ ہے

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور
باہم آپس میں تفرقہ نہ ڈالو" (آل عمران)

ایک اور جگہ سورہ عمران میں ارشاد ہوا

"اور ہم نے تم کو آپس میں ایک جماعت
بنا دیا ہے جو تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی
سے منع کرتے ہو اور اللہ پر یقین کرتے ہیں" (آل عمران)

اس طرح پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے اندر
سب کو مل جل کر رہنے کا حکم دیا ہے اور آپس میں
لڑائی سے منع فرمایا ہے۔

(ii) سورہ الشوریٰ میں ارشاد ہوا

"اور جس معاملات میں تم باہم
اختلاف کرو تو ان کا معاملات اللہ کے ذمہ چھوڑ دو"
(سورہ الشوریٰ)

اس طرح پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے باہمی فیصلہ کرنے
کا حکم قرآن کے ذریعے انسان کو سمجھایا ہے کہ تمام
فیصلے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہونے کے کوئی
بھی فیصلہ قرآن کے بغیر نہیں ہوگا۔

(iii) سورہ البقرہ میں ارشاد ہوا ہے

"اور پھر ہم نے تم کو ایک

ایسی جماعت بنا دیا ہے جو لوگوں کے لیے گواہ ہیں اور رسول پاک ﷺ تمھارے لیے گواہ ہیں۔"
(البقرہ)

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ فیصلہ کرنے کے دوران لوگوں کا گواہ ہونا ضروری ہے سب معاملات ایک دوسرے کی باہمی صلاح و مشورہ سے کریں۔

(ب) **حدیث کے حوالے سے اجماع کی اہمیت**

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آخری نبی ﷺ کو بھی انسانوں میں رحمت العالمین بنا کر بھیجا کہ وہ ان کے دوران فیصلہ باہمی صلاح سے کریں۔

(i) **حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت**

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔
"کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی سے مشاورت کرے اور اسے پورا نہ کرے اور وہ مر جائے تو اس کی جاہلیت والی موت ہے۔" (صحیح مسلم)

اس طرح پتہ چلتا ہے کہ ہمارے نبی نے بھی اجماع پر زور دیا اور اسے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔

(iii) **صحیح مسلم میں روایت ہے**

"اگر تم میں سے کوئی شخص باہمی معاملات پر راضی نہ ہو جائے جبکہ باقی امت متفق ہو تو اسے قتل کر دو چاہے وہ کسی مرضی جماعت سے ہو۔" (صحیح مسلم)

تاریخ ___/___/___

(iii) **حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ**

حضور پاکؐ نے فرمایا
"میری امت کبھی گمراہ نہیں ہوگی
اگر تم کسی معاملات پر اختلاف کرو تو اس
پر اجماع کرو۔"
اس سے یہ پتہ حضور پاکؐ کی عملی زندگی کو مدنظر
رکھتے ہوئے تمام فیصلے باہمی صلاح و مشورہ سے کرنے چاہیے

(iv) **حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت**

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں
کہ آپؐ نے فرمایا کہ
"کہ میری امت کو کبھی گمراہ نہیں
کیا جا سکتا اگر ان میں سے کوئی کسی معاملے پر
متفق نہ ہو تو وہ جہنم میں سب سے الگ
جا گرے گا۔" **(صحیح مسلم)**
اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سب کو مل کر
باہمی فیصلے کرنے ہیں اگر کوئی ان پر اتفاق نہیں
کرتا تو یا فتنہ و فساد پیدا کرتا ہے تو اس
کے لیے سخت سزا کی وعید سنائی گئی ہے

5) **نتیجہ بحث**

قرآن مجید کے اندر آپس کے
معاملات جو قرآن میں نہیں ہیں اور سنت میں
بھی نہیں بیان کیا گیا تو ان کو اجماع کے ذریعے

تاریخ: ___/___/___

عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسے اجماع کے بارے میں
اس میں بھی سب سے پہلے قرآن پاک کو دیکھا جاتا
ہے اگر قرآن میں بھی نہ ہو تو پھر سنت اور پھر آخر
میں وہ لوگ جو عالم ہوں اجماع کے بارے میں
کچھ علم رکھتے ہوں ان کی رضامندی سے جو فیصلہ ہو
اس پر عمل کیا جائے

قرآن مجید میں سورہ عمران میں ارشاد ہوا ہے

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو آپس
میں نااتفاقی نہ ڈالو" (آل عمران)

ہمیں ان معاملات پر عمل کرنا چاہیے جو قرآن
و سنت میں ہوں اجماع کی شکل میں اور پھر اس کے
بعد فقہیہ بھی آتے ہیں جن میں امام ابو حنیفہ، امام
مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل نے اگر کوئی معاملات
پر فیصلہ سنایا ہو تو ان پر عمل کرنا چاہیے۔